السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت فوت ہوگئی، اس کے وارثوں میں سے ایک غیر حقیقی بھائی کے بیٹے اور ایک چچا کے بیٹے ہیں تو ان میں سے کون اس کا وارث ہوگا اور کون وارث نہیں ہوگا اور ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر اس کے بھائی کے موجودہ بیٹے اس کے باپ کی طرف سے بھائی کے بیٹے ہیں تو وہ اس کے عصبہ ہیں اور ان کی موجودگی میں اس کے چچا کے بیٹوں کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر وہ صرف ماں کی طرف سے بھائی کے بیٹے ہیں تو پھر انہیں کچھ نہیں ملے گا کیونکہ وہ ذوی الارحام میں سے ہیں اور اس صورت میں عصبہ اس کے چچا زاد بھائی ہیں بشرطیکہ وہ حقیقی چچا یا باپ کی طرف سے چچا کے بیٹے ہوں تو عصبہ حقیقی چچا کے بیٹے ہوں گے جبکہ وہ ایک ہی درجہ میں ہوں اور اگر بعض بعض سے زیادہ قریب ہوں تو جو زیادہ قریبی ہوں وہ عصبہ ہوں گے اور دور والوں کے لئے کوئی حصہ نہ ہوگا خواہ وہ حقیقی چچا کا بیٹا ہو یا باپ کی طرف سے چچا کا بیٹا ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((ما أحرز الولد أو الوالد فهو لعصبته من كان)) (سنن أبي داود)

''جو باپ یا بیٹے سے بچ جائے وہ اس کے عصبہ کے لئے ہے خواہ کوئی بھی ہو۔''

نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فهو لأولى رجل ذكر)) (صحيح البخاري)

''فرائض (مقرر کردہ حصے) ان کے حق داروں کو دے دو اور جو باقی بچ رہے وہ قریب ترین مرد کو دو۔''

اس حدیث میں ''اولیٰ'' کا لفظ آیا ہے، اس کے معنی ''قریب ترین'' کے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص73

محدث فتویٰ